زیر نظر تحقیقی مقالہ (انور سن رائے کی ادبی خدمات) کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا باب "انور سن رائے (سوانحی خاکہ)" کے عنوان سے ہے۔ اس باب میں انور سن رائے کا خاندانی پس منظر، حالاتِ زندگی، تعلیم و تربیت اور تصنیفی و تالیفی خدمات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

باب دوم "انور سن رائے بطور ناول نگار" کے عنوان سے ہے۔ اس باب میں ان کے دو ناولوں "چیخ" اور "ذلتوں کے اسیر" کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

باب سوم ''انور سِن رائے کے تراجم'' میں ان کے شعری اور نثری تراجم کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ اس باب میں محمود درویش اور اودنیس کی نظموں کے تراجم کا فکری اور فنی تجزیہ پیش کیا گیا، پنجاب یونیورسٹی میں ڈاکٹر ناصر عباس نیرّ کے زیر سایہ سعدیہ اصغر نے محمود درویش اور اودنیس کے تراجم پر مقالہ بعنوان ''انور سِن رائے بطور مترجم'' لکھا۔ اس مقالے سے انور سِن رائے کے سوانحی خاکے کو سمجھنے میں خاصی مدد ملی۔ باب سوم میں انور سِن رائے کے تیسرے نثری ترجمے ''ریت سمادھی'' کے تجزیے کو بھی پیش کیا گیا ہے۔

زیر نظر مقالے کا چوتھا باب ''انور سِن رائے کی شاعری کا تجزیاتی مطالعہ'' کے عنوان سے ہے۔ اس باب میں ان کے پانچ نثری شعری مجموعوں پر مشتمل کلیات ''کچھ محبت، کچھ بے بسی'' کا موضوعاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔